سبیل الرشاد

از

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفضلہٖ تعالیٰ این رسالۂ نادرہ کہ در بابِ مجددیت و سلوک آن سلسلۂ عالیہ ست از مؤلفاتِ حضرت خواجہ عبد الاحد (المتخلص وحدت، المعروف شاہ گل) رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ) ابن خازن رحمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۰ھ) ابن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۳۴ھ) است و در کتاب خانۂ حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۹۵ھ) در مقام ٹنڈو سائیں داد، موجود و محفوظ است۔

این بندۂ عاجز در ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء در مجلہ الرحیم (حیدرآباد سندھ) این رسالہ را مع ترجمہ شائع کردہ بودم۔ ولے در آن وقت نام مؤلف و تالیف معلوم نہ بود۔ البتہ در ورق ۲ب (صفحہ ۸ این رسالہ) اشارتے متعلق بہ تالیفِ دیگرِ آن مؤلفؒ چنین دریافتہ بود:۔

ومن الشواهد العظيمة انه صلى الله عليه وسلم اخبر بوجودی ثم المشائخ الكرام فی الازمنة الماضية كما فصّلتُهٗ فی الرسالة المسمّاة بالجنّات الثمانيه۔

بعد از اشاعت این رسالہ در آن مجلۂ مذکورہ، معلوم شد کہ کتاب الجنّات الثمانیہ از حضرت خواجہ عبد الاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ است۔ پس واضح گردید کہ این رسالہ ہم از آن خواجہؒ است۔ در فہرست تصنیفاتش نامِ این رسالہ سبیل الرشاد مندرج است۔ نامِ جامعِ این رسالہ ہم معلوم نیست ولے ما متشکرِ او ہستیم کہ او در ضمیمۂ این رسالہ، اقتباسات در بابِ مجددیت از کتابِ الجنّاتِ الثمانیہ نقل نمودہ است۔ فقط

احقر۔ غلام مصطفٰے خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والسلام علی
عباده الذین اصطفی اما بعد
فقد قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان
الله تعالی یبعث لهذه
الامة علی رأس کل
مائة سنة من یجدد لها
دینها رواه ابوداؤد
والحاکم والبیهقی عن ابی هریرة
رضی الله عنه۔ بدانکه علمائے
امت اختلاف نمودند
در معنے این حدیث نفیس
بعض بر آنند که مَن
عبارت از جماعت علماء
وفقہا ومحدثین است که
به نشر علوم دینیه واحکام یقینی
توفیق یافته اند وبه رعایت
اعلام دین متین آن ارتفاع
گرفته واین قول بغایت
ضعیف است زیراکه این معنے
در هر زمان موجود است تخصیص

الحمد لله والسلام علی عبادہ الذین
اصطفی اما بعد۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالی یبعث لهذه
الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد
لها دینها یعنی اللہ تعالی اس امت کی
ہدایت کے لئے ہر صدی کی ابتدا میں ایسے
عارف باللہ شخص کو مبعوث فرمائے گا جو امت
کے لئے اس کے دین کی تجدید کریگا۔ یہ حدیث ابوداؤد،
حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت
کی ہے۔ اس نفیس حدیث کے معنی میں علماء کا
اختلاف ہے چنانچہ بعض علماء کے نزدیک
حدیث مذکور میں لفظ "مَن" سے مراد علماء،
فقہاء اور محدثین کی جماعت ہے کیونکہ اللہ
تعالی نے انہی علماء کو علوم دینیہ اور احکام
خداوندی کی تبلیغ واشاعت کرنے کی توفیق
عطا فرمائی ہے۔ اور فضا میں دین متین
کے جھنڈے ان کی وجہ سے بلند ہوئے
ہیں۔ مگر اس حدیث میں "مَن" سے
علماء فقہاء اور محدثین مراد لینا
ضعیف خیال ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ علماء
تو ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہیں گے ان کے

باتظاهر نمی شود قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک (متفق علیہ)۔

لئے ایک صدی کی تخصیص نہیں ہے اور حدیث مذکور میں ایک صدی کی تخصیص موجود ہے چنانچہ اسی طرح دوسری حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں قیامت تک ایسے برگزیدہ علماء ربانیین پیدا ہوتے رہیں گے جو احکام خداوندی کی اشاعت کریں گے تو انہیں کسی کے عدم تعاون سے کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ انہیں مخالفین کی مخالفت سے کوئی ضرر پہنچےگا بلکہ وہ اپنا تبلیغی کام کرتے رہیں گے یہ حدیث متفق علیہ ہے

وقول جمہور علماء سلف وخلف آنست کہ مراد از "من" ذاتے است معین کہ جامع باشد مر کمالات ظاہر وباطن را وممتاز باشد در عہد خود بوراثت ونیابت صاحب شریعت ومتصف بود بترویج احکام سنت وتخریب اعلام بدعت متحقق بود بترویج احکام بتہذیب اخلاق باطنیہ وتنویر مکارم معنویہ ویکون غالباً ذا خوارق عظیمۃ ومتعارف بسنۃ وھو الاصح بل

جمہور علماء سلف وخلف کا متفق علیہ قول یہ ہے کہ حدیث مذکور میں لفظ "من" سے ایسی مخصوص ذات مراد ہے جو کمالات ظاہری اور باطنی کی جامع ہو اور جو اپنے زمانہ میں وارث اور نائب رسول ہونے کی حیثیت سے اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جس میں احکام سنت کو رواج دینے اور آثار بدعت کو مٹانے کے اوصاف حمیدہ موجود ہوں۔ وہ انسان کے باطنی اخلاق کو استوار کرے نیز انسان کی معنوی اور روحانی خوبیوں کو اجاگر کردے، اس سے خوارق عادات اور کرامات کا ظہور ہو، وہ عامل بالسنۃ ہوتے

الصحیح الذی لا یسع الصدول عنه .

واعلم ان العلماء قد عینوا المجددین علی ما اقتضی آرائهم من زمن النبی الکریم علیه السلام الی یومنا هذا فان اردت الاطلاع علی تفصیل الامر فعلیك برسائل الحافظ جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه وشرح المحقق المناوی علی الجامع الصغیر والعلقمی

ثم اعلم ان علی رأس المائة الحادی عشر اظهر الله تعالی سبحانه نوراً عظیماً وقمراً منیراً اعنی کامل المکمل الشیخ احمد السرهندی وخلع علیه خلعة القیومیة والفردیة وجمع مناصب الولایة ثم شرفه بکمالات الوراثة من الرسول صلی الله علیه وسلم ما یتحیر فیه عقول الفحول و جعله مجدداً لذلك المائة واعطی شواهد التجدید ما لا یشك فیها الا الجهول والعنید والحاسد ان

ہیں مشہور ہے اور یہی قول صحیح ترین ہے کسی دوسرے قول کی گنجائش نہیں ہے ۔

علماء ربانیین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق ان مجددین کے اعداد شمار بیان فرمائے ہیں جنہوں نے آج تک شریعت محمدیہ کی تجدید فرمائی ہے ان اولیائے کرام کی تفصیل حافظ جلال الدین سیوطی رح کے رسائل میں اور محقق مناوی کی شرح جامع الصغیر اور علقمی میں موجود ہے ۔

جاننا چاہیے کہ گیارھویں صدی ہجری کے اوائل میں اللہ تعالیٰ نے ایک نور عظیم اور قمر منیر ظاہر فرمایا یعنی شیخ کامل حضرت احمد سرہندی رضی اللہ عنہ ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیومیت کے مخصوص خلعت سے سرفراز فرمایا اور آپ کو ولایت عالیہ کے مراتب عالی عطا فرمائے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ظاہری و باطنی کا ایسا شرف بخشا جسے دیکھ کر عارفین اور کاملین پر حیرت طاری ہو گئی پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صدی کا مجدد منتخب فرمایا اور آپ کی مجددیت پر ایسے دلائل اور براہین قائم کر دیے جن کے متعلق صرف جاہل اور ہٹ دھرم مخالفین ہی شک

اذکر شیئاً قلیلاً
منها للقیاس علیه
کثیرها - فمن شواهد
التجدید نشر انواع
العلوم الدینیة و
الاحکام الیقینیة فی
الآفاق ونشر الآلی
الاسرار شرقاً و
غرباً منه رضی الله
عنه - ومن
الشواهد ظهور الخوارق
والکرامات علیٰ یدیه اکثر
من ان تحصی تشهد علیٰ ذالک
مقاماته المدونة - ومن الشواهد
اعتراف فحول علماءِ زمانه
بکونه المجدد کالفاضل
المحقق مولانا عبد الحکیم
السیالکوتی حیث ذکره فی
کتاب له بهذا اللقب - و
من الشواهد شرح مقامات
الطریقة حیث لم یسبقه
بذالک التفصیل احد من
هٰذه الطائفة العلیة

کرسکتے ہیں۔ میں یہاں مشتے نمونہ از خروارے کے
طور پر چند دلائل و شواہد کا ذکر کروں گا جن کی روشنی
میں حضرت مجدد صاحبؒ کی کرامات اور خصوصیات کا
یقین ہوتا ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمتہ
اللہ علیہ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ
ہے کہ آپ نے دنیا میں علوم دینیہ اور احکامِ
ربانی کی اشاعت بڑے وسیع پیمانہ پر فرمائی
اور مشرق و مغرب کے طالبانِ حق کے دلوں پہ
اسرار و غوامض منکشف فرمائے اور ان
دلوں کو نورِ معرفت سے بھر دیا۔ آپ کے
خوارق عادات اور کرامتیں بے شمار ہیں جن
کی تفصیل ان کتابوں میں موجود ہے جن میں
آپ کے مراتب عالیہ بیان کیے گئے ہیں۔ آپ
کے مجدد ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے
کہ آپ کے زمانہ کے اکابر علماء نے آپ کے
مجدد ہونے کا اعتراف کیا ہے جیسے فاضل محقق
مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ چنانچہ مولانا موصوف
نے اپنی ایک کتاب میں آپ کا ذکر مجدد کے لقب
کے ساتھ کیا ہے۔ ایک ثبوت یہ ہے کہ
آپ نے معرفت و طریقت کے مقامات کو
اس قدر بسط و وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا
ہے کہ اربابِ طریقت میں سے کسی بزرگ نے
اتنی وضاحت نہیں فرمائی۔ ایک ثبوت یہ ہے

ومن الشواهد ان الله سبحانه
اختار له اصحابًا
عرفاء علماء اكثر من
الف الف ممن تملأ
البر والبحر بنورهم
وصار اشتهار كراماتهم
وكمالاتهم وترويجهم
الطريقة وتائيدهم
الشريعة ممالا
يرتاب فيه
كنار على علم

ومن الشواهد انه
سبحانه عززه بفهم
المقطعات الفرقانية ووصول
اسرار المتشابهات القرآنية
كما يشهد به كلامه في غير
موضع - ومن الشواهد تحمل
الجفاء من سلطان زمانه في
ذات الله جفاءً عظيمًا
وانه قدس سره لم يزل في
اعلاء كلمة الحق طول بقائه
وفيه تضرر من المخالفين
بذلك اقسامًا - وذالك

کہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں ایسے ارباب طریقت
اور علمائے شریعت کو آپ کے سلسلہ عالیہ
میں داخل فرمایا جنہوں نے اپنے فیوض و برکات
کے نور سے سارے عالم کو منور کر دیا۔ وہ سب
مشائخ ایسے صاحب کرامت اور ارباب
کمال تھے جنہوں نے نمایاں طور پہ سلوک طریقت
کو فروغ دیا اور شریعت اسلامی کی اشاعت میں
اپنی مساعی جمیلہ کو صرف کیا۔ مشائخ کے یہ
عظیم الشان کارنامے اس قدر بدیہی ہیں جن
میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، بالکل
اس طرح جیسے آگ کے موجود ہونے کا علم بدیہی
ہوتا ہے۔ آپ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت
یہ ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو مقطعات قرآنی
کا فہم و ادراک عطا فرمایا اور آپ پر آیات متشابہات
کے اسرار و رموز منکشف فرمائے جن کا ثبوت
آپ کی تصانیف میں مختلف مقامات پہ ملتا ہے
ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے خالصاً لوجہ اللہ
اپنے زمانہ کے بادشاہ کے جبر و استبداد کی سختیاں
جھیلیں اور قید و بند کی اذیتیں برداشت کیں
بادشاہ وقت کے جور و ستم کے باوجود آپ
ساری عمر اعلاءِ کلمۃ اللہ فرماتے رہے خصوصاً
ایسی حالت میں جب آپ کے مخالفین آپ کو
سخت ترین اذیتیں پہنچاتے تھے۔ آپ پر جو

مشهور في الآفاق.

ومن الشواهد

ان الله سبحانه فتح عليه
ابواب العلم الباطن بحيث لم يروه
غيره من هذه الطائفة سلفا ولا
خلفا الا ما شاء الله ـ فمن ذالك انه
قال كشف الله تعالى قبور انبياء
الهند وكشف على اسمائهم و
اسماء من تبعهم بل كوشف
بمقاماتهم ودرجاتهم
وانى على قبورهم انوار
متلألئة ـ ومن ذالك انه قال
انى اعرف باعلام الله سبحانه
جميع من يدخل في طريقة
السلوك على يدي او على يد اصحابي
واصحاب اصحابي الى يوم القيامة و
اعلم اسمائهم وانسابهم ومساكنهم

ومن الشواهد انه اسلم على
يديه جم غفير من
الكافرين وتاب الوف من
المسلمين وانابوا و

ستم و استبداد ہیں وہ دلخراش واقعات تاریخ میں مشہور ہیں۔

آپ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ پر علم باطن کی ایسی مستقیم راہیں کھول دیں جو سالکین سابقین و خلف میں سے شاذ و نادر ہی کسی کے لیے کھلی ہوں گی۔ ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قبور انبیاء ہند کا کشف عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ مجھ پر ان اصحاب قبور کے اسماء اور ان کے متبعین کے اسماء نیز ان کے درجات و مراتب تک منکشف کیے۔ چنانچہ میں ان کے مزارات پر انوار الٰہیہ کی روشنی دیکھتا ہوں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کر کے میرے سلسلے میں داخل ہوں گے، نیز قیامت تک جو لوگ میرے سلسلے میں داخل ہوں گے مجھے ان کے ناموں نسبوں اور ان کی رہائش گاہوں تک کا علم اللہ تعالیٰ کے بتانے کی وجہ سے حاصل ہے۔

آپ کی مجددیت کا ایک بیّن ثبوت یہ ہے کہ آپ کے دست مبارک پر کافروں کا جم غفیر مشرف باسلام ہوا اور آپ کی رشد و ہدایت سے ہزاروں مسلمان گناہوں سے توبہ

اخذوا الطريقة وصاروا
من ارباب الولاية وامتلأت
الارض منهم شرقاً وغرباً عرباً
وعجماً بحراً وبراً ۔ ومن
الشواهد العظيمة انه
صلى الله عليه وسلم اخبر بوجوده
ثم المشائخ الكرام في الازمنة
الماضية كما فصّلتُه في الرسالة
المسماة بالجنات الثمانية ۔
ومن الشواهد انه رضي
الله عنه باعلام الله سبحانه
مراتب الولاية والنبوة
والرسالة وكمالات
اولي العزم ومقامات
الخلة والمحبة وما
اختص به سيد الانبياء
عليه وعليهم الصلوٰة و
التسليمات فيثبت بكرم الله انه
مجدد للمائة الحادي عشر ۔

فصل بسکین بے تمکین خواست
کہ ذکر مقامات طریقہ را ووصول معارج
حقیقت را آنجناب بآں ممتاز
اولین وآخرین گشتہ لطریق

کر کے آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور
ولایت کے درجہ پر پہنچے اور ان مشائخ کے فیوض
باطنی سے مشرق ومغرب میں بحر و بر میں بے شمار
عرب وعجم مستفیض ہوئے۔ آپ کی مجددیت
کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیدا ہونے کی بشارت
دی۔ نیز قرونِ ماضیہ کے مشائخ نے بھی آپ کے
پیدا ہونے کی خبر دی جس کی تفصیل میں نے رسالہ
الجنات الثمانیہ میں دی ہے۔

ایک ثبوت آپ کے مجدد ہونے کا یہ
ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ سبحانہٗ نے ایسا علم
عطا فرمایا جس کی روشنی میں آپ نے ولایت
ونبوت اور رسالت کے مراتبِ عالیہ بیان
فرمائے اولوالعزم پیغمبروں کے کمالات
کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے مقاماتِ خلّت ومحبّت
بیان فرمائے اور اس مقامِ محبّت کی تشریح کی
جو سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مخصوص ہے۔ مذکورہ بالا دلائل وشواہد سے ثابت
ہوتا ہے کہ آپ گیارھویں صدی کے مجدد تھے۔

اس کے بعد فقیر مسکین چاہتا ہے کہ
سلوک کے مقاماتِ عالیہ سے گزرنے کے بعد
معارجِ حقیقت تک پہنچنے کی رفعتوں کو ازابتدا
تا انتہا اختصار کے ساتھ بیان کرے جس پر آنج

اجمال من الابتداء الی الانتہاء
درسلک تحریر آرد و
اہل سلوک را برآں اطلاع
بخشد۔

وچوں ظہور حقائق در عالم مثالی
بصورۂ دائرہ متمثل میشود، و اکثر در
کلام کرام تعبیر از مقامات بآں
رفتہ احقر نیز شرح
مقامات ولایت و نبوت وغیرہا
بدوائر نمودہ۔ فعلی ماحررت
من کلامہ رضی اللہ عنہ
واخرجت من کلام خلیفتیہ
المکرمین خازن الرحمۃ
والعروۃ الوثقیٰ بسبعۃ عشر
دوائر واعلم انی ترکت بعض الدوائر
العالیۃ لکونھا علی طرق من
الطریق المسلوک وقلما یقع
سیر السالکین فیھا کالدائرۃ السیف
القاطع عند دائرۃ الولایۃ الکبریٰ
ودائرۃ الحب ودائرۃ المحبۃ
المجت من غیر قید المحبوبیۃ
والمحبۃ المنسوبۃ الی ثلثۃ من
اولی العزم آدم ونوح وابراھیم

کہ حضرت مجدد صاحبؒ سالکین اولین و آخرین
میں ممتاز نظر آتے ہیں تاکہ ارباب طریقت بھی
اس بلندی سے واقف ہو جائیں جہاں تک
آپ کی رسائی ہوئی۔

چونکہ عالم مثالی میں حقائق کا اظہار دائرہ
کی شکل میں کیا جاتا ہے چنانچہ سالکان راہ طریقت
نے بھی اپنے کلام میں حقائق و معارف ظاہر
کرنے کا یہی طریقہ اختیار کیا ہے اس لئے خاکسار
بھی مقامات ولایت و نبوت کو دائروں کی
شکل میں بیان کرے گا حضرت مجدد صاحبؒ
اور آپ کے اخلاف کرام خازن رحمت
(خواجہ محمد سعیدؒ) اور عروۃ الوثقیٰ (خواجہ محمد معصومؒ)
کے فرمودات میں سے اخذ کر کے ان مقامات کی
وضاحت سترہ دائروں کی شکل میں کروں گا میں نے
بعض دائروں کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ ان
مدارج تک سالکان راہ طریقت کی سیر بہت
کم ہوتی ہے جیسے دائرہ سیف قاطع جو دائرہ
ولایت کبریٰ کے پاس ہے۔ اور دائرہ حب
اور دائرہ محبت محض جس میں نہ تو محبوبیت
کی پابندی ہوتی ہے نہ محبت کی۔ یہ تینوں
دائرے تین اولوالعزم پیغمبران علیہم السلام کی
طرف منسوب ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم

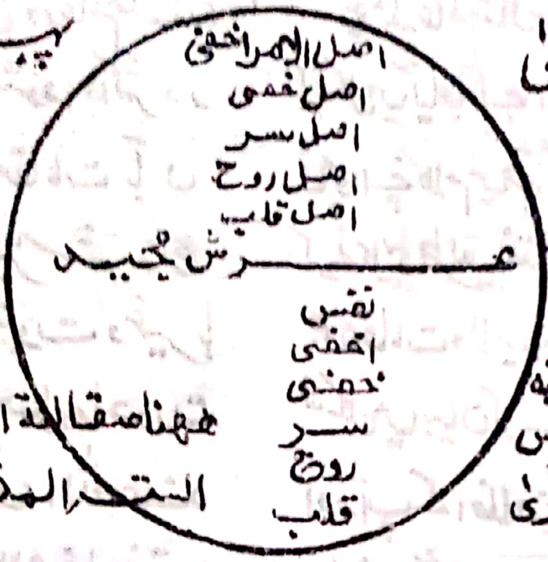
علیہما السلام۔ ودائرۃ حقیقۃ الصوم وغیرہا وسأشیر الیٰ بعضھا عند التفصیل۔

علیہ السلام۔ اسی طرح دائرہ حقیقت الصوم وغیرہ کو بھی بہت نے ترک کر دیا ہے۔ تفصیل کے وقت ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرونگا۔

ھٰذہ دائرۃ الامکان نصفہا الخلق ونصفہا الامر

الدائرۃ الاولیٰ

پہلا دائرہ



وھی متولدۃ من العناصر لیس لہا اصل عند اللطائف لکن لہا مناسبۃ تامۃ بجد الترکیۃ بالقوس الذی ھو منتھی الکبریٰ

ھھنا مقامات اللطائف الستۃ المذکورۃ

بدانکہ ہر آدمی محبت دنیا و علائق مخلوط غالب آمدہ بحدیکہ بالکلیہ تابع نفس وعناصر گشتہ بلکہ لطائف خمسہ از عالم امر در عناصر و نفس گم گشتہ بریک عالم خلق گردید آنرا اصلا وقطعا ازاں عالم خبر ندارد۔ اگر توفیق یاری دہد بمرتبہ کمال کاملاں رسد۔ و مرشد تلقین ذکر لطائف می فرمایند بتوجہ مرشداں از دریائے غفلت سر برآوردہ بخودشناسی رجوع کند۔ بعد از چندگاہ باصل خود رجوع کند بعدہ باصل الاصل وھلم جرا حتیٰ

آدمی پر محبت دنیا اور خواہشات نفسانی اس حد تک غالب آجاتی ہیں کہ وہ بالکل نفس و عناصر کا تابع ہو جاتا ہے بلکہ عالم امر کے لطائف خمسہ، عناصر و نفس میں گم ہو جاتے ہیں اور صرف عالم خلق کا ہو کر رہ جاتا ہے اس کو اس عالم کی کچھ بھی خبر نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر توفیق مدد کرے تو کاملین کے مرتبہ کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مرشد ذکر لطائف کی تلقین فرماتے ہیں۔ مرشدوں کی توجہ کی وجہ سے دریائے غفلت سے نکل کر خود شناسی کی طرف رجوع کرتا ہے کچھ عرصہ کے بعد اپنی اصل کی طرف پھر

یصلوا الی الذات الواجب المقصود
المعبود۔ و آں زمان ایں ذکر
لطائف کہ بمنزلہ ابجد بود
برائے توطیہ لفظ سیر زود شروع
شود و کار سلوک فراموش می شود
و بسیر دوائر مشغول میشود یکے بعد
دیگرے حتی الوصول الی المقصود
سماع از مرشد ۔ فہذہ
دائرۃ الامکان نصفہا
الخلق و نصفہا الامر

بدانکہ ہر دائرہ را با دائرہ فوقانی ہماں
قدر نسبت است کہ نسبت فرش با عرش
و قطرہ را با قلزم بریں قیاس و اصالن ایں
مقامات نیز باہم چنیں تفاوت دارند الا
یعروض عارض محدوث امر قوی
لیغلب علی شان ذالک المقام ارتفاعا
وانحطاطا کثیرۃ فی دائرۃ کمالات
النبوۃ التی قدر النقطۃ منہا اکبر
من سائر الولایات ۔

والترقی ہنالک لیس علی
ترتیب اللطائف الخمس بل علی
امور اخر والترقی فی الولایۃ انما
ہو علی ترتیب اللطائف ۔ دیگر باید

اصل الاصل کی طرف یہاں تک کہ ذات
واجب تک پہنچ جاتا ہے جو مقصود و معبود
ہے ۔ اور اس وقت یہ ذکر لطائف جو ایسے
ہی ہے جیسے ترتیب کے لئے ابجد ہے کہ سیر
اس سے شروع ہوتا ہے اور سلوک کا کام
فراموش ہو جاتا ہے اور دوائر کے سیر میں
یکے بعد دیگرے مشغول ہوتا ہے ۔ یہاں تک
کہ مقصود تک پہنچ جاتا ہے (مرشد سے سنا) پس اس
دائرہ امکان کا نصف عالم خلق سے اور نصف
عالم امر سے تعلق رکھتا ہے ۔

جاننا چاہیے کہ راہ سلوک کے ہر دائرہ
کو اپنے مافوق دائرے سے وہی نسبت ہے جو
زمین کو عرش سے یا قطرہ کو سمندر سے ہے
چنانچہ ان مقامات سے گزرنے والے سالکین
میں بھی اسی حساب سے فرق ہے بشرطیکہ کوئی
عارض راہ میں حائل نہ ہو ۔ دائرہ کمالات نبوت
کے مقامات ارتقاء و انحطاط کے اعتبار سے
اس قدر بلند ہیں کہ ان کا ایک نقطہ بھی ولایت
کے تمام مقامات سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔

جاننا چاہیے کہ مدارج نبوت کا ارتقاء
لطائف خمسہ کی ترتیب پر نہیں ہوتا بلکہ اس کا
تعلق کسی اور چیز سے ہے لیکن ولایت کا ارتقا لطائف
کی ترتیب کے مطابق ہوتا ہے ۔

دانست کہ نورِ قلب زرد است و نورِ روح سرخ و نورِ سِر سفید و نورِ خفی سیاہ و نورِ اخفی سبز است و نورِ نفس بعد از تزکیہ زنگارم کہ نورِ بےکیف باشد۔ دیگر بداں کہ ہر لطیفہ ازاں لطائفِ پنجگانہ زیرِ قدمِ نبی است از انبیاء کرام علیہم السلام قلب زیرِ قدمِ حضرت آدم علیہ السلام است و روح زیرِ قدمِ حضرت ابراہیم علیہ السلام است و سِر زیرِ قدمِ حضرت موسیٰ علیہ السلام است و خفی زیرِ قدمِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام است و اخفی زیرِ قدمِ خاتم المرسلین علیہم الصلوٰۃ و السلام است۔

بدانکہ بعد از قطع اصول لطائف پنجگانہ عالمِ امر سیر در اصول لطائفِ پنجگانہ عالمِ خلق واقع خواہد شد وھی النفس و العناصر الأربعۃ، و اصل ہر لطیفہ عالمِ خلق اصل لطیفہ از لطائف عالمِ امر است اصل نفس اصل قلب است و اصل باد اصل روح است و اصل آب اصل سِر است و اصل نار اصل خفی است و اصل خاک اصل اخفی است۔ باید دانست کہ قطع اصول عالمِ خلق حقیقت در ولایت علیہ است اما پیش از وصول بآں مقام در ضمنِ قطع اصول لطائف

نورِ قلب زرد ہے۔ نورِ روح سُرخ ہے۔ نورِ سِر سفید ہے۔ نورِ خفی سیاہ ہے۔ نورِ اخفی سبز ہے اور نورِ نفس، تزکیۂ نفس کے بعد یہ سمجھتا ہوں کہ نورِ بےکیف ہے۔ لطائف خمسہ کا ہر لطیفہ انبیاء علیہم السلام کے زیرِ قدم ہے۔ چنانچہ لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفہ روح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفہ سِر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفۂ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے اور لطیفہ اخفی خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیرِ قدم ہے۔

جاننا چاہیے کہ سالک عالمِ امر کے لطائف خمسہ سے گزرنے کے بعد عالمِ خلق کے لطائف خمسہ کی سیر کرتا ہے۔ عالمِ خلق کے لطائف خمسہ نفس اور عناصر اربعہ ہیں، اور عالمِ خلق کے ہر لطیفہ کی اصل عالمِ امر کے لطیفہ میں ہے چنانچہ نفس کی اصل قلب ہے، باد کی اصل روح ہے آب کی اصل سِر ہے، نار کی اصل خفی ہے اور خاک کی اصل اخفی ہے۔ عالمِ خلق کے اصول سے گزرنا ولایت علیہ ہے لیکن اس مقام پر پہنچنے سے پہلے سالک عالمِ امر کے لطائف کے اصول کے تابع رہ کر ان لطائف کو طے

عالم امر بطریق تبعیۃ فی الجملۃ تصفیہ حاصل میشود واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

کرتا ہے اور ولایت علمیہ کے مقام تک پہنچنے سے پہلے سالک کو فی الجملۃ تزکیۂ نفس حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ولایت صغری این دائرہ

اسمائی واجبی است کہ در اصل اصول الاصول لطائف خمسہ اند ولہذا این دائرہ مسمی بولایت صغری است خصائص ہذہ الولایۃ ظہور دوائر ذو التوحید علی السالک احیانا ولیس لہ ذوق ہذہ مجال وکذا الوجد والرقص والسماع واین ظلال اسمای تعینات سائر المومنین است

الدائرۃ الثانیۃ

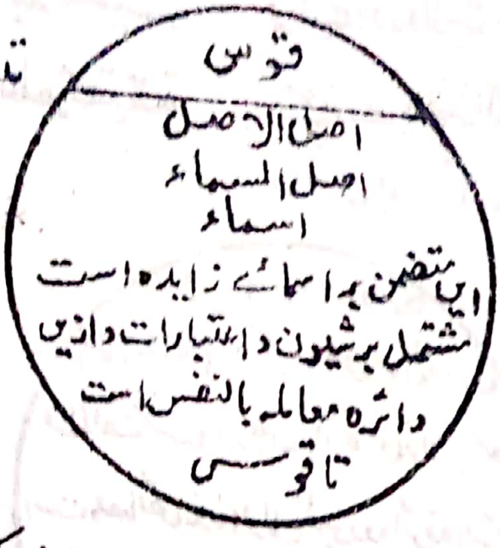
دوسرا دائرہ

وھی کنایۃ عن الولایۃ الصغریٰ وفی ھٰذہ الدائرۃ وما سبق علیہا یجب علی السالک دوام الذکر الخفی الماخوذ من الشیخ وکثرۃ المراقبۃ والاکتفاء علی الفرائض والسنن المؤکدۃ الا بخلاف صحیحۃ۔ وھٰذہ الدائرۃ مقام القطب والغوث والافراد والاوتاد وسائر فرق الاولیاء من اھل المناصب بالاصالۃ واما الترقی من ھٰھنا فبالوراثۃ والتبعیۃ

یہ دائرہ ولایت صغریٰ کا مقام ہے، اس دائرہ میں اور پہلے دائرہ میں سالک کے لئے ضروری ہے کہ اپنے شیخ کا بتایا ہوا ذکر خفی ہمیشہ کرتا رہے اور مراقبہ بکثرت کرے، فرائض اور سنن مؤکدہ کو پابندی کے ساتھ بخلوص دل ادا کرے۔ یہ دائرہ قطب، غوث، افراد، اوتاد نیز تمام اولیاء اللہ کے ان تمام فرقوں کا مقام ہے جو دراصل اہل مراتب ہیں۔ اس دائرہ سے سالک کا ارتقاء یا تو متوارث ہوتا ہے اور یا شیخ کامل کی رشد و ہدایت سے ہوتا ہے۔

الدائرة الثالثة

تیسرا دائرہ



نصف اسفل
و نصف اعلیٰ
ذاتیہ است

وھی کنایۃ من الولایۃ الکبریٰ
وھی ولایۃ الانبیاء علیہم السلام۔
حضرت فرمودند کہ قطب الاقطاب
مجدد الف ثانیؒ در بعضے کتب
این دائرہ بیان نمودند
و قوس را بمقدار حصول دائرہ
نوشتند نصف باقی را سہ دائرہ
نوشتہ اند۔ آن قوس کہ
نصف دائرہ است معلوم گردیدہ
نصف قوس دیگر تتمہ
دائرہ معلوم نشدند - واللہ
اعلم۔
و این دائرہ اسماء واجبی است کہ
ولایت کبریٰ عبارت از آن است
و آن متضمن سہ دائرہ و قوس تفصیل
اسم ظاہر است و فی ھذہ

یہ دائرہ ولایت کبریٰ کا مقام ہے یعنی
انبیاء علیہم السلام کی ولایت کا درجہ ہے
ہمارے شیخ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے
اپنے مکتوبات میں اس دائرہ کی تفصیل
بیان فرمائی ہے اور اس دائرہ میں قوس
کو ایک مستقل دائرہ تحریر فرمایا ہے اور
باقی حصہ کو تین دائرے قرار دیا ہے - قوس
جو نصف دائرہ ہے وہ تو معلوم ہے لیکن
نصف دائرہ کی دوسری قوس جس سے
دائرہ مکمل ہوتا ہے وہ معلوم نہیں
واللہ اعلم -
یہ دائرہ اسماء واجبی ہے اور یہ عبارت
ہے ولایت کبریٰ سے یہ دائرہ تین دائروں
اور ایک قوس پر مشتمل ہے یہ دائرے
اور قوس اسم ظاہر کی تشریح ہے اس مقام

الولایة حصول الفناء الأتم والبقاء الأکمل وزوال العین والأثر وشرح الصدر والسلام الحقیقی والاطمئنان النفسی وسیر الاقربیة والارتفاع علی مقام الرضاء وفی هذه الولایة ترقی السالک منوط بتکرار الکلمة الطیبة لسانا او جنانا، واین اسماء مبادی تعینات انبیاء کرام علیهم السلام اند۔

ولایت میں سالک کو فنائے تام، بقائے کامل و اکمل، نفی ذات و صفات، شرحِ صدر، اسلام حقیقی، اطمانیتِ نفس، قربِ الٰہی کی سیر اور مقام رضا تک ارتفاع حاصل ہوتا ہے۔ اس مقام ولایت میں سالک کی روحانی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اپنی زبان اور قلب سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھے۔ اور یہ اسماء انبیاء علیہم السلام کے مبادی تعینات ہیں۔

بدانکه حق تعالی را العالم وعالمیان غنائے ذاتی است لیکن باین غنائے مطلق او را صفاتِ کاملہ ثابت است که بواسطه آنها فیوض بکائنات میرسد۔ فلولاها لعدم الکائنات بأسرها لان الفیض کل لمحة ولحظة ینزل علیها فیها یبقی فان لم یفض ذالک لانتفت وقامت بلا قیوم وهو المحال۔

جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات عالم اور موجوداتِ عالم سے بالکل مستغنی ہے لیکن اس غناءِ ذاتی کے باوجود اس کی صفاتِ کاملہ کے ذریعہ کائنات اور موجوداتِ عالم تک فیوض و برکات پہنچتے ہیں۔ چنانچہ اگر صفات باری تعالیٰ کا ظہور نہ ہوتا تو کائنات بھی عالم وجود میں نہ آتی کیونکہ کائنات پر باری تعالیٰ کا فیضان ہر لحظہ ہوتا ہے اگر اس کا فیضان نہ ہو تو ساری کائنات معدوم ہو جائے، اور کائنات کا قیوم کے بغیر باقی رہنا محال ہے۔

ولیعلم ان کل شی من

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اسماء

الاشياء مظهر اسم من
الاسماء الواجبة والصفات
المقدسة المتعالية وبذالك الاسم
يصل الفيض اليه من الذات البحت
تعالى. ثم ليعلم ان كل اسم من الاسماء
الواجبة كالكلى والظلال الناشئة منه
كالجزئيات والكلى منها مربى نبى من الانبياء
وكل جزئي فيها رب فرد من الافراد
الانسانية وتسمى تلك الاسماء الكلية
مبادى تعينات الانبياء والجزئيات
تسمى مبادى تعينات الخلائق والوجه
ظاهر وبهذا يظهر معنى محمدى
المشرب وموسى المشرب وعيسى
المشرب لان كل انسان من الامم
يجب ان يكون مظهر ظل
اسم من الاسماء والمشرب
عبارة عن ذالك ولابد ان
يكون ذالك الاسم الظلى
ناشيا من اسم كلى الذى هو
المظهر ومبدأ التعين لنبى من
الانبياء ينسب كل جزئى الى
كليه فاذا كان مربى المرء
جزئى اسم كلى هو مربى محمد

ذات وصفات میں سے کسی کا مظہر ہے
اور اسی اسم کے وسیلہ سے اس چیز کو
خاص ذات باری تعالیٰ سے فیض پہنچتا
ہے۔ باری تعالیٰ کا ہر نام کلی ہے اور اس
کے ظلال یا عکس جزئیات ہیں۔ ہر اسم کلی
انبیاء علیہم السلام میں سے کسی مربی اور تربیت
دینے والی ہے اور اس کی ہر جزئی افراد
انسانی میں سے کسی فرد کی تربیت کرتی ہے۔ یہ اسمائے کلیہ مبادی
تعینات انبیاء علیہم السلام ہیں اور ان کے
جزئیات مبادی تعینات خلائق ہیں اس
کی وجہ ظاہر ہے۔ اسی تقسیم سے مشرب محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم، مشرب موسیٰ علیہ السلام
اور مشرب عیسیٰ علیہ السلام کے معنی واضح
ہوتے ہیں کیونکہ ہر انسان کے لئے ضروری
ہے کہ باری تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم
کے ظل کا مظہر ہو اور مشرب سے یہی
چیز مراد ہے اور یہ ضروری ہے کہ یہ ظلی
اسم، اسم کلی سے پیدا ہو جو مظہر ہے اور تعینات
انبیاء علیہم السلام کا سرچشمہ ہے چونکہ
ہر جزئی کسی کلی کی طرف منسوب ہوتی
ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو تربیت دینے والی مثلاً
اس اسم کلی کی جزئی ہے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی مربی ہے تو اس شخص کو

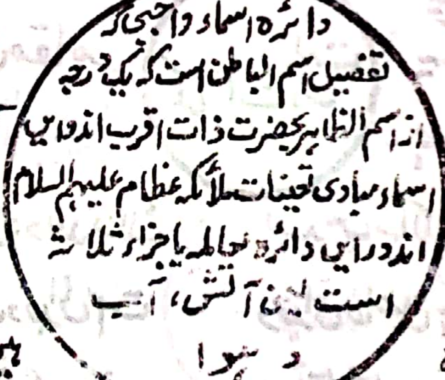
صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحکم علیہ بأنہ محمدی المشرب وھو علی قدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ واذا کان مربی المرء جزئی اسم کلی ھو مربی موسیٰ علیہ السلام یحکم علی انہ علی قدم موسیٰ علیہ السلام وھو موسوی المشرب بھذہ العلاقۃ، وطریقتہ و حصولہ الی الذات من حیث الولایۃ ھو طریق ذالک النبی الا یقسر من القاسر۔ وھذا المقام یقتضی التفصیل ولا یلیق ھٰذہ البطاقۃ، واللہ سبحانہ اعلم بحقائق الامور کلھا۔

اس تعلق سے محمدی المشرب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والا کہیں گے اور اگر کسی شخص کو تربیت دینے والی اس اسم کلی کی جزئی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی مربی ہے تو اس شخص کو اس مناسبت سے موسوی المشرب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم کہیں گے اور درجہ ولایت کے ذریعے ذات احد تک اسی پیغمبر کے ہی زیرِ قدم پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ کوئی مجبور کرنے والا نہ ہو۔ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے جو یہاں مناسب نہیں اللہ تعالیٰ ہی حقائق کو بہتر جانتا ہے۔

الدائرۃ الرابعۃ :-

وھی کنایۃ من الولایۃ العلیا الذی یحصل فی ھٰذہ الدائرۃ احری بالاستار فانہ من الاسرار ویحصل فیہ المناسبۃ بالملائکۃ المقربین والترقی ھٰھنا منوط بتکرار الکلمۃ الطیبۃ وکثرۃ صلوٰۃ التطوع

چوتھا دائرہ :-

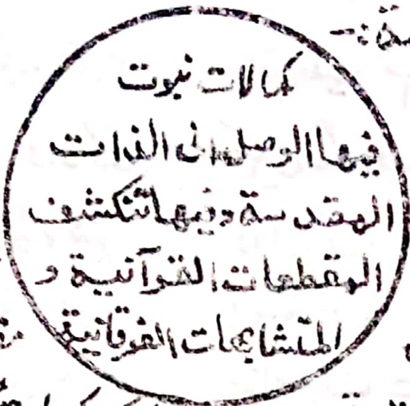


یہ ولایت علیا کا مقام ہے، جو اسرار اس دائرے میں ہیں انہیں مخفی رکھا جائے کیونکہ یہ اسرار الٰہیہ ہیں اس مقام پر پہنچ کر سالک کا تعلق ملائکہ مقربین سے ہو جاتا ہے اور یہاں تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سالک کلمۂ طیبہ کا ورد رکھے اور نوافل بکثرت پڑھے۔

الدائرة الخامسة :-
وهي كناية
عن مقام كمالات
النبوة على اربابها
الصلوة والسلام وفي
هذه الدائرة وما بعدها الترقي
منوط بتلاوة القرآن
وكثرة التطوع وطول
القنوت - ودریں دائرہ معاملہ
باجزاء ارضی است ، و
يحصل في هذه الدائرة حقيقة
الدنو والتدلي وينكشف
فيها سر قاب قوسين او
أدنى -

الدائرة السادسة :-
وهي كناية عن مقام
كمالات الرسالة على اربابها
الصلوة والسلام ودریں دائرہ وجد ذالك
في الجانبين - معاملہ باہیت وحدانی است
وفي هذه الدائرة الترقي بمحض
التفضيل لا بالعمل كما في الحقائق
الثلاثة اي حقيقة الكعبة
وحقيقة القرآن وحقيقة
الصلوة - وليعلم ان التفاوت الواقع

پانچواں دائرہ :-



یہ کمالاتِ نبوت کا
مقام ہے اس مقام
تک اور اس سے اوپر کے
مقام تک ترقی کرنے کے لئے
سالک کو چاہیے کہ تلاوتِ قرآن کی کثرت
رکھے نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھے اور
اور نمازوں میں طویل قیام کرے اس دائرہ
میں سالک کو اجزائے ارضی سے واسطہ
ہوتا ہے اس دائرہ تک ترقی کرنے سے
سالک کو قربِ الٰہی کی حقیقت معلوم
ہوجاتی ہے اور اس مقام میں سالک پر
قاب قوسین او ادنیٰ کے اسرار منکشف
ہوجاتے ہیں -

چھٹا دائرہ :-



یہ کمالات رسالت کا مقام
ہے ، اس دائرہ میں اور اس کے
بعد میں سالک کو دونوں طرف سے کیفیت
وجدانی حاصل ہوتی ہے - اس دائرہ تک
ارتقاء کا دارومدار اللہ تعالیٰ کے فضل
وکرم پر ہے سالک کے عمل پر نہیں - اسی
طرح کمالاتِ رسالت کی حقیقت تین چیزیں ہیں
حقیقت کعبہ ، حقیقت قرآن اور حقیقت
صلوٰۃ - ان مقامات پر پہنچنے والے سالکین کے

ههنا بين السالكين الواصلين الى هذه المقامات على قدر التفاوت و
الواقع ههنا الا ان يكون صاحب السفل ذو شان وجسامة ولم يحصل لصاحب العلو مثل ذالك وهذا الامر نادر كما وقع بين نوح وابراهيم عليهما الصلوٰة والسلام فان نوحا فوق ابراهيم من حيث المقام لكن لابراهيم ههنا شان ليس لنوح۔
وفضل ابراهيم عليه السلام بذلك الشان، وكذلك الامر فى الاولياء، والله اعلم بحقيقة الامر۔

مراقبہ میں بھی اتنا ہی فرق ہے جتنا ان مقامات میں ہے مگر اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو رفعت و عظمت کم درجہ کے سالک کو حاصل نہیں مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے جس طرح کہ درجہ کے لحاظ سے حضرت نوح علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فوقیت حاصل ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان اتنی اعلیٰ و ارفع ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کو حاصل نہیں ہے۔
اسی اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت ہے اسی قسم کا اضافی اور اعتباری فرق اولیاء کرام میں موجود ہے باقی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

الدائرة السابعة

وهى كناية عن مقام كمالات اولى العزم



ساتواں دائرہ:-

یہ مقام اولوالعزم پیغمبران علیہم السلام کے کمالات کا ہے۔

الدائرة الثامنة



وهى كناية عن مقام القيومية. هذه الدائرة ومافوقها وان كانت ناشئة عن دائرة اولى العزم لكن لعلو شانها كانت خارجة عنها

آٹھواں دائرہ:-

یہ مقام قیومیت ہے۔ یہ دائرہ اور اس سے بعد کا دائرہ اگرچہ دونوں دائرہ اولوالعزم سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ دونوں اپنی رفعت شان کی وجہ سے اس دائرہ سے

كانها ليست منها كما قيل في قوله
تعالى تنزل الملائكة والروح
وليعلم ان منصب
القيومية في هذه الدائرة
وما يوجد
قبل ذالك فهو
ظل وعكس حظ
من ذالك المقام
قل او كثر وكذا
الحال في الخلة والمحبة
والمحبوبية الواقعة
بعد هذه الدائرة
فلا مساغ فيها لاحد
الا بوراثة وكمال
متابعته عليه السلام
والصلوة -

بالکل الگ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے
قول "تنزل الملائکۃ والروح" یعنی
فرشتوں اور روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔
اس آیت پاک میں مقام قیومیت کی طرف
اشارہ کیا گیا ہے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس
دائرہ میں مقام قیومیت ہے اور اس سے
قبل کے دائروں کے مقامات مقام قیومیت
کا عکس ہیں، کسی دائرہ میں قیومیت کا عکس
زیادہ ہے، اور کسی میں کم ہے یہی حال
دائرہ خلت، دائرہ محبت اور دائرہ
محبوبیت کا ہے جو اس دائرہ کے بعد واقع ہوتا ہے
دائرہ قیومیت کی سیر اسی وقت کر سکتا ہے جب
اس کا شیخ کامل اس میں اس کی اہلیت پیدا
کردے اس مقام میں سالک کو لازم
ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
طریقہ کی مکمل پیروی کرے۔

خلت

الدائرة التاسعة:-

وهي كناية عن مقام
الخلة. وفي هذه الدائرة يعني
دائرة الخلة تتشعب دائرة النفي و
ههنا يتيسر حقيقته وفي هذه
الدائرة التاسعة دائرة عاشرة وفي
العاشرة الحادي عشر وفي الحادي عشر

نواں دائرہ:-

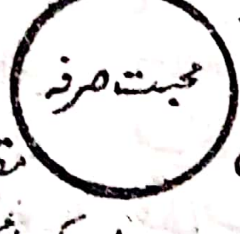
یہ مقام خلت ہے۔ دائرہ خلت
سے دائرہ نفی پیدا ہوتا ہے اور یہاں اس کی حقیقت
میسر ہوتی ہے۔ نویں دائرے سے
دائرے سے دسواں دائرہ اور دسویں
سے گیارہواں دائرہ اور گیارہویں سے
بارہواں دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے

الثانیة عشر، ولکن نحن کتبناها علیحدة تنبیها علی ما مضی فی القیومیة ۔

سب دائروں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے دائرہ قیومیت میں کیا ہے ۔

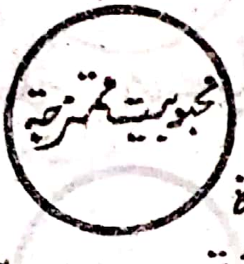
الدائرة العاشرة:-

دسواں دائرہ:-



وهی کنایة عن الولایة الموسویة علی صاحبها السلام وفی هذه الدائرة وما بعدها الترقی فی محبة النبی صلی الله علیه وسلم وهی فوق التفضل ۔

یہ ولایت موسویہ علیہ السلام کا مقام ہے اس دائرہ میں اور اس کے بعد کے دائروں میں محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقام محبت کی کتنی فضیلت ہے ۔



الدائرة الحادی عشر:-

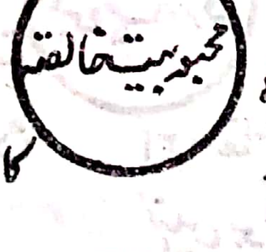
گیارھواں دائرہ:-

وهی کنایة عن ولایة محمدیة علی صاحبها السلام ومن هذه الدائرة تنشعب دائرة الاثبات ویتم معاملتها فی الدائرة الآتیة بالکلیة ۔

یہ ولایت محمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے اور اسی دائرہ سے دائرہ اثبات پیدا ہوتا ہے ان دونوں دائروں کی تکمیل آئندہ آنے والے دائرہ سے ہوتی ہے ۔

الدائرة الثانیة عشر:-

بارھواں دائرہ:-

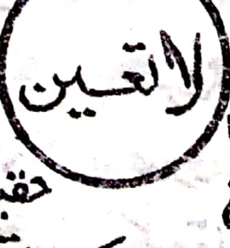


وهی کنایة عن الولایة الاحمدیة علی صاحبها الصلوة والسلام ۔

یہ ولایت احمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے ۔

الدائرة الثالثة عشر:-

تیرھواں دائرہ:-



وهی کنایة عن مقام الخاص له علیه الصلوة والسلام المعبر بفوق حقیقة الحقائق ولاتعین

یہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا خاص مقام ہے اسی لئے اس دائرہ کو 'فوق حقیقۃ الحقائق' یا 'لاتعین' کا دائرہ کہا جاتا ہے ۔



الدائرة الرابعة عشر:- وهی کنایة عن حقیقة الکعبة الحسناء هذا انما هو باعتبار الذکر لان کونها فوق المقام الخاص المذکور غیر معقول وفیها کلام طویل وتحقیق وتدقیق ان وفقنی الله تعالیٰ بسابیه اذکره۔

چودھواں دائرہ:- یہ حقیقت کعبہ کا مقام ہے یہ ذکر کے اعتبار سے ہے ورنہ یہ مقام مقام خاص پر فوقیت نہیں رکھتا اس مقام میں بڑی دقیق بحثیں ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے انہیں بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔



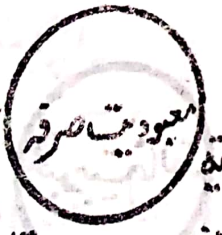
الدائرة الخامسة عشر:- وهی کنایة عن الحقیقة القرآنیة وهی کنایة المبدء وسعة الذات المتعالی۔

پندرہواں دائرہ:- یہ حقیقت قرآنیہ کا مقام ہے، اور اس سے مبدأ اور ذات باری تعالیٰ کی وسعت مراد ہے



الدائرة السادسة عشر:- وهی کنایة عن حقیقة الصلوٰة وهذه نهایة المقامات العابدیة

سولہواں دائرہ:- یہ حقیقت صلوٰۃ کا مقام ہے یہاں عابدیت کے مقامات ختم ہو جاتے ہیں۔



الدائرة السابعة عشر:- وهی کنایة عن مقام المعبودیة الصرفة ولا سبیل الیها الا للقیوم ومن فی ضمنه۔

سترہواں دائرہ:- یہ معبودیت محضہ کا مقام ہے اس مقام پر قیوم کے سوا اور کسی کو رسائی نہیں ہو سکتی۔

الخاتمة اعلم انه لما ثبت انه رضی الله عنه مجدد المائة یجب علیک

جاننا چاہیے کہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی صدی کے مجدد ہیں تو ضروری ہے کہ آپ کے مقامات عالیہ سے انکار نہ کیا جائے

الاولٰت كرنطى مقاماته
ويؤمن بجميع مكشوفاته
ان الله سبحانه
جعله مجدد الالف
الثاني والهمه
بان الفيض من
جناب القدس انما
هو بتوسطه الى
يوم القيامة. فلما
اورد عليه النقض
بوجود عيسىٰ
عليه السلام والمهدي
الموعود انار اليه
برهانه اجاب
بانهما اصلان
من طريق
النبوة لا يسع
فيه التوسط وكلامنا
في امر الولاية
التي معاملتها
بنوع بالوسائط
تزيد لك مزيد
الطمانية خاتمة
الجلد ال

بلکہ آپ کے تمام مکشوفات اور مقامات
عالیہ کا اعتراف کیا جائے۔
حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ
کو مجدد الف ثانی کا خلعت عطا
فرمایا اور آپ کو الہام کیا کہ بارگاہ ایزدی
سے فیضان قیامت تک
آپ ہی کے وسیلہ سے ہوگا
یہاں اگر یہ اگر یہ اعتراض
کیا جائے کہ قیامت
سے پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور
حضرت مہدی علیہ السلام دنیا میں تشریف
لائیں گے تو کیا حضرت مجدد صاحب رضی
اللہ عنہ ان دونوں کے لئے بھی تقرب
الی اللہ کا ذریعہ بنیں گے؟ اگر ایسا
نہیں ہے تو پھر حضرت مجدد صاحب
رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کیسے صحیح ہوسکتا
ہے کہ قیامت تک لوگوں کو میرے
وسیلے سے تقرب الی اللہ حاصل ہوگا تو اس
اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اور حضرت مہدی علیہ السلام تو بطریق نبوت خود
اصل ہیں ہماری گفتگو تو ولایت کے متعلق ہے اور
اولیائے کرام کو تقرب الی اللہ حاصل کرنے کیلئے وسیلہ
ضروری ہے نبیوں کے لئے نہیں۔ مزید اطمینان
قلب کے لیے آپ کے مکاتیب علیا کی

الثالث من مكاتيبه العليا
نعليك بها۔

جلد ثالث[1] ملاحظہ کریں۔

ثم انه لما تم
امر التجديد وصار
الدين قوى الاركان
بعد ما اندرس كثير
من معاملتها و
تجددت الملة البيضاء
وحيث يضرب به الامثال
في البلاد ويسير اليه الرجال
من الاقطار وبلغ ثمرة
عمره عمر مورثه النبي عليه السلام
اجاب الداعي بالله تعالى على راس الف
واربع وثلثين سنة حسن الخاتمة۔

جب حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ
مجددیت کے فرائض انجام دے چکے اور
آپ کی تبلیغ و ہدایت سے اسلام قوی ہو گیا
بعد اس کے کہ اسلام میں بہت سے رخنے
پیدا ہو گئے تھے۔ آپ نے ملت اسلامیہ
کی تجدید کی یہاں تک کہ آپ کی مثال پیش
کی جانے لگی اور طالبین حق دنیا کے گوشہ
گوشہ سے اکتسابِ فیوض کی خاطر آپ کی
خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ کی
عمر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے
برابر ہو گئی یعنی تریسٹھ ۶۳ سال کی ہو گئی
تو آپ نے ۱۰۳۴ھ میں وصال فرمایا۔

قال المؤلف
غفر الله تعالى له
قال المجدد قدس
سره عند ارتحاله عرج بي
الآن الى مقام عظيم
لما ر مثل ذالك قط۔

مؤلفِ کتاب غفر اللہ لہ کا قول ہے
کہ حضرت مجدد صاحب قدس سرہ نے
وصال کے وقت فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ
مجھے ایسے عظیم الشان مقام کی طرف لے
جا رہا ہے کہ اس سے پہلے میں نے ایسا
اعلیٰ و ارفع مقام کبھی نہیں دیکھا تھا۔

---

[1] یعنی مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ دفتر سوم۔ مکتوب نمبر ۱۱۴۔

والهمت ان هذا لاخر ظهورات الصفات الثمانية ليس فوقها الا الذات البحت ثم شرفت بوصوله تلك المرتبة المقدسة وصولاً بلا كيف وقال لخليفتيه المكرمين وانتما معي هناك كما كنتما في جميع المقامات السابقة۔ وقال رضي الله عنه الهمت ان جميع ما كان ممكناً من الكمال في نوع البشر قد تيسر لك غير انه لا نبوة بعد ختمها على خاتمها الصلوة والسلام

پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ یہ مقام ظہورات الصفات الثمانیہ کا آخری مقام ہے اس سے اوپر صرف حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اعلیٰ وارفع مقام پر اس طرح پہنچایا کہ اس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے دو خلفا (حضرت خواجہ محمد سعید و خواجہ معصوم علیہما الرحمہ) سے فرمایا کہ جس طرح تم دونوں تمام مقامات میں میرے ساتھ رہے ہو اسی طرح اس اعلیٰ مقام میں بھی تم دونوں میرے ساتھ رہو گے۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تمام کمالات عطا فرما دیئے جو بنی نوع انسانی کے لئے ممکن ہیں سوائے نبوت کے کہ وہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

والحمد للہ رب العلمین

جامع این رسالہ از کتاب الجنات الثمانیہ (تصنیفِ خواجہ عبدالاحد وحدت علیہ الرحمہ) اقتباسے دربابِ مجددیت این جا بطور ضمیمہ نقل کردہ است۔ وہو ہٰذا:۔

تذئیل:۔ قال المصنف قدس سرہ فی رسالتہ المسمی بالجنات الثمانیۃ الاولیٰ فی البشارۃ المخبرۃ عن وجودہ قبل ان یوجد فالاولیٰ والاعلیٰ والافضل واشرف ما اوردہ العارف باللہ خواجہ محمد ھاشم فی مقاماتہ[1] ان صاحباً لی قال یوماً انک تذکر من کمالات شیخک یعنی بہ المجدد رضی اللہ عنہ مالا یذکر

ضمیمہ:۔ مصنف قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ الجنات الثمانیۃ میں فرمایا ہے کہ پہلی جنت تو اس بشارت میں ہے، جس میں حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ یہ بشارت سب سے اولیٰ، اعلیٰ، افضل اور اشرف ہے یہ روایت عارف باللہ خواجہ محمد ہاشم رح نے اپنے مقامات[1] میں اس طرح بیان کی ہے کہ میرے ایک ساتھی نے ایک روز مجھ سے کہا کہ آپ اپنے شیخ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے کمالات بیان کرتے ہیں جو مشائخ کرام میں سے کسی

---

[1] یعنی زبدۃ المقامات۔

من المشائخ الکرام وما
یتحیر فیه العقول والافهام
ولو کان کذلک لاخبر
بوجوده صاحب الوحی
علیه الصلوة والسلام کما
اخبر بوجود المهدی
علیه السلام للانام قلت
لعله اخبر بوجود ذلک
ولم نطلع علیه ولا
یلزم من عدم العلم
بالشئ عدم وجود
ذلک الشئ . وقال
عندی کتاب جمع الجوامع
للسیوطی رحمة الله علیه
فیه احادیث النبی صلی
الله علیه وسلم فاجمعها
التفحص فیه فان کان
هناک خبر الحالة اعتقد بها
ففتح الکتاب فاذا فیه
هذا الحدیث اخرجه ابن سعد
عن عبد الرحمن بن یزید الضبعی
جابر بلاغا عنه صلی الله علیه وسلم
"یکون فی امتی رجل یقال

کے بیان نہیں کئے گئے اور جنہیں سن کر
عقل پر حیرت طاری ہو جاتی ہے ۔ اگر یہ سب
کچھ صحیح ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش
کی خبر ضرور دیتے جیسے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام
کے ظاہر ہونے کی خبر دی ہے ۔ میں نے انہیں
جواب دیا کہ ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے پیدا ہونے کی خبر دی ہو مگر اس کا ہمیں علم
نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونے
سے اس چیز کا موجود نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا ۔
پھر خواجہ ہاشم نے فرمایا کہ میرے پاس سیوطی
رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب جمع الجوامع ،
ہے جس میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
جمع کی گئی ہیں اس میں پورے طور پر تلاش کرو اگر
اس میں اس حالت کی خبر ہو تو اس کا اعتقاد کرو
حدیث تلاش کرنے کے لئے کتاب کھولی گئی تو اس میں ایک
حدیث ملی جو ابن سعد نے عبد الرحمن بن یزید سے
نیز جابر سے وہ بلاغاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ " میری
امت میں ایک شخص ایسا پیدا
ہوگا جو " صلہ " کے نام

له صلة يدخل الجنة
بشفاعته كذا وكذا
وانت خبير بان هذا
اللقب له مشهور بين
اصحابه قدس سرهم
وذلك لانه كتب في مكاتيبه
الحمد لله الذي
جعلني صلة بين البحرين
ووصلة بين الفئتين۔ و
هذا اشارة الى انه كما بلغ هذا
الجهد في تطبيق اقوال الصوفية
والعلماء الشرعية والطراقية
فيسمى صلة بالهامه سبحانه
منها ما ذكره الفاضل الكامل
الشيخ بدر الدين السرهندي في
المقامات ان شيخ الاسلام احمد
الجامي صاحب الكرامات التي
قلما يذكر بمثلها من الاقطاب
والاوتاد كما في نفحات الانس
وغيرها قدس سره ولنور
مرقده قال يجئ من بعدي
سبعة عشر رجلا من
اهل الله يسمون باحمد

سے مشہور ہوگا اور اس کی شفاعت سے
بہت سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔"
پھر انھوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب
میں اسی لقب سے مشہور تھے کیونکہ
آپ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے
"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے
مجھے دو سمندروں کو ملانے والا اور
دو گروہوں کو متحد کرنے والا بنایا۔ یہ آپ کی
جد و جہد کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے صوفیۂ
عظام اور علماء شریعت کے اقوال میں تطبیق
کرنے کے لئے کی تھی۔ چنانچہ آپ کا نام "صلہ"
الہام ربانی کی بنا پر رکھا جاتا ہے۔
فاضلِ کامل حضرت شیخ بدر الدین سرہندیؒ
نے اپنے مقامات میں ذکر کیا ہے۔
کہ شیخ الاسلام احمد جامی رحمۃ اللہ علیہ جن سے
ایسی ایسی کرامات ظاہر ہوئیں کہ اقطاب
و اوتاد سے بھی ایسی کرامات کا ظہور نہیں
ہوا۔ جیسا کہ "نفحات الانس" وغیرہ
میں بیان کیا گیا ہے۔ انھوں نے
فرمایا ہے "میرے بعد سترہ
اہل اللہ ایسے ظاہر ہوں گے جن کا نام
احمد ہوگا اور دسویں صدی کے اواخر

...منهم - يخرج على راس الالف احسنهم واعلمهم و اجمعهم فقال غفير من ارباب الكشف ان المراد منه المجدد للالف الثاني ووقع في مقامات الشيخ ظهير الدين خلف الشيخ المذكور قدس سرهما حكاية عجيبة يؤيد هذه البشارة تائيدا جليا -

میں اسی نام کے ایک، ایسے بزرگ پیدا ہوں گے جو آخری احمد ہوں گے اور مرتبۂ ولایت میں سب سے اعلیٰ وارفع ہوں گے،، چنانچہ ارباب کشف کے ایک جم غفیر نے فرمایا ہے کہ وہ صاحب کرامات ولی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور شیخ الاسلام احمد جامی کے خلف الرشید حضرت شیخ ظہیر الدین کی کتاب (مقامات) میں بھی ایک ایسی عجیب و غریب حکایت بیان کی گئی ہے جس سے بشارت مذکورہ کی تائید ہوتی ہے -

منها ما نقله الثقات من الولي الشهير الشيخ خليل الله البدخشاني قدس سره انه وقع في بعض رسالة انه سيخرج من سلسلة خواجه روح الله ارواحهم من الهند رجل كبير عظيم صاحب كمال لا نظير له في عصره يا اسفا على لقائه فلما توفي الشيخ طلع هذا الكوكب الدري -

آپ کی مجددیت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ثقہ راویوں نے حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشانی قدس سرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ مذکور نے اپنے ایک رسالہ میں تحریر فرمایا ہے: کہ سلسلہ خواجگان رحمہم اللہ ہندوستان میں ایک ایسا عظیم اور باکمال پیدا ہوگا جس کی نظیر نہ ہوگی افسوس کہ میں اس کی زیارت نہ کرسکوں گا - چنانچہ جب حضرت شیخ خلیل اللہ قدس سرہٗ کا وصال ہوگیا تو حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور اجلال فرمایا -

منها ان قدوة الاولياء خواجگي الامكنگي قال لخليفته الاكمل وهو امام العرفاء وشيخنا خواجه محمد الباقي

ایک ثبوت یہ ہے کہ قدوۃ الاولیا حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفۂ کامل امام العارفین وشیخنا خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ

قدس سره انه يخرج رجل من الهند على يديك اماما في عصره صاحب الحقائق والاسرار آسرع فان اهل الله منتظرون لقدوم ذالك العزيز فلما توجه قدس سره من البخارا الى الهند وادركه المجدد رضي الله عنه واخذ منه الطريقة خاطبه بهذا الكلام "قد علمت انك ذالك الرجل المبشر به" ولما دخلت بلدة سرهند رأيت رجلاً وقيل لي هذا قطب زمانه فلما رأيتك عرفتك بتلك الحلية والصورة۔

سے فرمایا "ہندوستان کا ایک ایسا شخص آپ کے ہاتھ پہ بیعت ہوگا، جو اپنے زمانہ کا امام ہوگا وہ صاحب اسرار و حقائق ہوگا، اسے جلد اپنے سلسلہ میں داخل کیجیئے کیونکہ تمام اہل اللہ اس باکمال شخص کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں" چنانچہ جب حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ بخارا سے ہندوستان تشریف لائے تو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ نے آپ سے فرمایا "بیشک آپ وہی شخص ہیں جس کی بشارت مجھے دی گئی تھی"۔

پھر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ نے فرمایا "جب میں شہر سرہند میں داخل ہوا تو میں نے (عالم خواب میں) ایک صاحب کو دیکھا اور مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ قطب زمانہ ہیں۔ پس جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حلیہ اور شکل سے پہچان لیا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مجھے بشارت دی گئی تھی"۔

وقال ايضا لما دخلت سرهند رأيت هنالك مشعلة اوقدت في غاية الرفعة والعظمة كانها وصلت الى السماء

اسی طرح حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ نے دوسری جگہ فرمایا ہے "جب میں سرہند میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک مشعل دیکھی جو انتہائی رفعت و عظمت کے ساتھ روشن ہے گویا کہ وہ آسمان تک پہنچ

وقد امتلأ العالم من نورها
شرقا وغربا ، وتتزايد
انوارها ساعة فساعة وليستوقد
عنها الناس سراجا سراجا
وهذا في شانك -

منها ما ذكر اصحاب المقامات
ان قدوة الكاملين الشاه كمال
الكيتهلي القادري الذي اخبار
خوارقه وكراماته بلغت
حد التواتر اودع الجبة المباركة
قيل انها كانت متوارثة من الشيخ
الاعظم والغوث الاكرم السيد عبد القادر
الجيلاني قدس سره عنده فان
هذا العارف الرباني الشاه سكندر حسين
لما جاء بنفسه وقال
لتكن هذه الجبة عندك
وديعة وامانة حتى
يخرج صاحبه - فلما كان
اوان ظهور المجدد قال
له في المعاملة ان اوصل
هذه الى الشيخ احمد
السرهندي فانه اهلها
فلم يوصلها اليه - ثم

گئی ہے اور سارا عالم شرقاً و غرباً اس کے نور
سے معمور ہو گیا ہے - اس کی روشنی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی جا رہی ہے اور اس مشعل
سے لوگ اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے
ہیں" یہ سب آپ کی شان تھی -

ایک ثبوت یہ ہے کہ اصحابِ مقامات
نے بیان کیا ہے کہ قدوۃ الکاملین حضرت
شاہ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ علیہ جن کے
خوارقِ عادات اور کرامات کی خبریں تواتر کی حد
تک پہنچ چکی ہیں، ان بزرگ کے پاس حضرت
غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہ کا جبّہ مبارک تھا جو انہیں اس طرح
پہنچا تھا کہ عارفِ ربانی حضرت شاہ سکندر
حسین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جبّہ مبارک حضرت
شاہ کمال کیتھلیؒ کے پاس بطور امانت رکھا
تھا - چنانچہ جب حضرت شاہ سکندر حسینؒ
رحلت فرما گئے اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کا زمانہ آیا تو شاہ سکندر حسین رحمۃ
اللہ علیہ نے حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ سے خواب
میں فرمایا کہ یہ جبّہ مبارک حضرت شیخ احمد
سرہندی کو دیدو کیونکہ وہی اس جبّہ کے
اہل ہیں - مگر حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ نے
وہ جبّہ حضرت شیخ کو نہ دیا - پھر حضرت

خاطبه في عالم
السر بذلك فلم
يفعل ذالك، وقال
كيف يخرج هذه البركة
عن بيننا فعاتبه
في المرتبة الثالثة
فجاء بها اليه -
فترتب على ذالك
امور عظيمة كما هو
مرقوم في المقامات
والملفوظات معارف[1] لدنية

شاہ سکندر حسینؒ نے حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ
سے عالم سر میں یہی فرمایا مگر انہوں نے ایسا
نہ کیا اور فرمایا کہ میں یہ برکت اپنے پاس
سے کیسے علیحدہ کردوں - پھر تیسری بار
حضرت شاہ سکندر حسینؒ نے عتاب فرمایا
تو حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے
وہ جبہ مبارک حضرت مجدد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کو پیش کر دیا - چنانچہ اس جبہ
مبارک سے بڑے بڑے فیوض و برکات
ظہور میں آئے جنہیں مقامات اور ملفوظات
"معارف لدنیہ" میں شرح و بسط کے
ساتھ بیان کیا گیا ہے -

---

[1] یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا رسالہ ہے -